Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور
ٹیلیفون ۲۹۷۰

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم پنجشنبہ
۳ شوال ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۵ ۲۶ احسان ۱۳۳۱ہش ۲۶ جون ۱۹۵۲ء نمبر ۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ جون:- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع منظر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حرارت بتدریج کم ہو رہی ہے اور دل کی حالت بھی بہتر ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ صحت میں ترقی کی یہ رفتار مستقل ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین۔

ڈاکٹر سنگمن ری پر قاتلانہ حملہ

پوسان ۲۵ جون:- جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری کو آج یہاں قتل کرنے کی کوشش کی گئی جبکہ آپ ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے حملہ آور نے دو دفعہ پستول سے فائر کرنا چاہا لیکن دونوں دفعہ کارتوس عمل نہ کر سکا۔ اسے موقعہ پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔

منٹو پارک لاہور میں عید الفطر کی نماز

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے خطبہ ارشاد فرمایا

لاہور ۲۵ جون: جماعت احمدیہ لاہور کے احباب نے کل حسب معمول منٹو پارک میں نماز عید ادا کی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے پڑھائی نماز کے بعد آپ نے ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت کو وقت کے تقاضوں کو پہچاننے اور ان کے مطابق اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بالخصوص مالی قربانیوں کو اعلیٰ معیار پر پہنچانے کی اہمیت واضح کی۔ امسال نماز میں قریباً دو اور تین ہزار کے درمیان افراد شریک ہوئے مستورات کے لئے پردے کا باقاعدہ انتظام تھا۔ چنانچہ حسب معمول مستورات نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

قربانی و ایثار کا وہ اعلیٰ مقام حاصل کرو کہ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آکر تمہیں خود اپنی حفاظت میں لے لے

عید الفطر کے موقع پر جماعت احمدیہ لاہور کے احباب سے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا خطاب

لاہور ۲۶ جون:- ہمیں چاہیئے کہ ہم قربانی و ایثار کے لحاظ سے اپنے آپ کو ایک ایسے بلند مقام پر کھڑا کریں۔ کہ خدا کی رحمت جوش میں آکر ہمیں خود اپنی حفاظت میں لے لے اور اس کی پشت پناہی میں ہم اُن خطرات سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔ کہ جو آج ہماری اپنی سستی اور غفلت کے باعث ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ ان الفاظ میں کل صبح آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے احباب جماعت کو حالات کی نزاکت سمجھنے اور اس کے مطابق اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ منٹو پارک کے سر سبز میدان میں عید الفطر کی نماز پڑھانے کے بعد فلسفہ عید کے متعلق احباب جماعت سے خطاب فرما رہے تھے۔

محاسبہ نفس

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ موجودہ خطرات اپنی وسعت اور شدت کے باوجود ہمیں خوفزدہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدائی جماعتیں ہمیشہ ہی ایسے خطرات میں سے گذر کر معجزانہ رنگ میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوا کرتی ہیں۔ ہاں، البتہ ایک اور خطرہ ہے جو واقعی شدید ہے۔ اور جو ہمیں کسی وقت بھی بڑے سے بڑا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور وہ ہے محاسبہ نفس اور اصلاح حال سے گریز کی عادت۔ قربانی و ایثار کی تڑپ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مر مٹنے کا عزم جب تک مومنوں کے دلوں میں موجزن نہ ہو۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کی غیرت اور اس کی رحمت جوش میں نہیں آتی۔ جہاں تک ہماری اپنی طاقت کا تعلق ہے ظاہری اعتبار سے ہم موجودہ مصائب کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ایسے حالات میں بھی اگر ہم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر کے اپنے آپ کو اس بات کا مستحق نہ بنائیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی غیرت اور اس کی رحمت جوش میں آکر خود ہماری حفاظت کرے۔ تو پھر اس سے بڑھ کر بدبختی نہیں ہو سکتی

خدا تعالیٰ سے عہد

عید الفطر کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ عید اس لئے منائی جاتی ہے۔ کہ مومن رمضان کا مہینہ ایک خاص پروگرام کے مطابق گذار کر اللہ تعالیٰ سے باندھا ہوا عہد پورا کر دکھاتے ہیں روزہ کیا ہے؟ یہ تصویری زبان میں خدا تعالیٰ سے مومنوں کا ایک عہد ہے۔ کہ جس طرح وہ اس کی رضا کی خاطر کھانے پینے اور دیگر خواہشات کو قربان کر رہے ہیں۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ جانیں طلب کرے گا تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ آج عید کا دن ہے ہمیں بھی بحیثیت ایک احمدی کے سوچنا چاہیئے۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا کیا ہم نے وہ پورا کر دیا ہے۔ دنیوی خطرات کے بالمقابل حفاظت کا پہلا اور اہم ذریعہ یہ ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو پورا کریں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو اس کی حفظ و امان میں دیدیں۔ ہمارا عہد یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیع کر دیا ہے۔

خوف کا مقام

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جنت کے عوض مومنین سے اُن کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں۔ تو گویا مومن اپنی جان اور اپنا مال خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیتا ہے۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ ہماری جان اور ہمارا مال ہمیں دیئے رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ جتنا جتنا مال ہم طلب کرتے رہیں۔ تم دیتے چلے جاؤ۔ اور اس طرح اپنے عہد کو پورا کر دو۔ اگر ہم اپنا عہد پورا کر رہے ہیں۔ تو ہمارے لئے فکر کی کوئی بات نہیں۔ یہ مخالفتوں کے زلزلے اور نت نئے خطرات جو آئے دن سر اٹھا رہے ہیں۔ ہمیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے لیکن اگر ہم اپنے آپ کو بیع کرنے کے باوجود بخل سے کام لے کر عہد کو پورا نہیں کرتے۔ تو پھر ہمارے لئے خوف کا مقام ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود حقیقی حفاظت اور کامیابی کے اصل سرچشمہ سے منہ موڑ رہے ہیں۔ پس اصل نزاکت کا مقام مخالفتوں کے زور اور خطرات کے ظاہری ہجوم کی بجائے محاسبہ نفس سے لاپرواہی کے باطنی خطرے میں مضمر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور ایسے اعمال صالح بجا لائیں۔ کہ جن کے نتیجے میں ہمارے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا ہو پھر دنیا کی ہزار ہا مخالفتیں بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ کیونکہ پھر اس دنیا کا پیدا کرنے والا خود ہماری حفاظت کریگا۔

چوہدری صاحب موصوف کا یہ پُر معارف خطبہ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ جس کے بعد آپ نے لمبی دعا فرمائی۔ خطبہ کی قدرے مفصل رپورٹ، انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں پیش کی جائے گی۔

سوتی کپڑے پر درآمدی محصول بڑھا دیا گیا

کراچی ۲۵ جون:- آج سے سوتی کپڑے پر درآمدی محصول بڑھا دیا گیا ہے۔ نئی شرح کے مطابق برطانیہ کے علاوہ باقی تمام ملکوں سے درآمد کردہ چھپے ہوئے اور بغیر چھپے ہوئے کپڑے پر ساٹھ فی صدی محصول لیا جائے گا۔ اس سے پہلے چھپے ہوئے کپڑے پر چھتیس فی صدی اور دھوبی اور اَن چھپے کپڑے پر تیس فی صدی محصول لیا جاتا تھا۔

برطانیہ سے درآمد ہونے والے چھپے ہوئے کپڑے پر محصول تیس فی صدی سے بڑھا کر چالیس فی صدی اور اَن چھپے اور دھوبی رنگ کے کپڑے پر پچیس فی صدی سے بڑھا کر پینتیس فی صدی کر دیا گیا ہے۔

چاول کے بدلے گندم

نئی دہلی ۲۵ جون:- آج پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے درمیان نئی دہلی میں ایک معاہدہ طے پایا جس کی رو سے ہندوستان پاکستان کو چاول کے بدلے گندم دیگا۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جو جہاز جن میں تقریباً ۳۹٫۷۰۰ ٹن امریکی گندم لدی ہوئی ہے۔ جولائی کے وسط تک کراچی پہنچ جائیں گے۔ اس کے بدلے پاکستان ہندوستان کو ۱۵٫۰۰۰ ٹن چاول جولائی میں اور ۲۲٫۷۰۰ ٹن چاول اکتوبر نومبر میں بھیجے گا۔

جاپان میں امریکہ کے خلاف ایک ہزار کمیونسٹوں کا شدید مظاہرہ

امریکی آفیسر کمانڈنگ اور جاپانی پولیس کے تیس سپاہی زخمی ہوئے

ٹوکیو ۲۵ جون:- آج جاپان کے شہر اوساکا میں ایک ہزار جاپانی کمیونسٹوں اور کوریا کے باشندوں نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین تیزاب کی بوتلوں، ڈنڈوں اور بھالوں سے مسلح تھے۔ یہ لوگ کوریا میں جنگ شروع ہونے کی دوسری برسی کے موقع پر امریکہ کی فوجی سرگرمیوں اور جاپان میں امریکہ کے فوجی اڈوں کے قیام کے خلاف مظاہرے کر رہے تھے۔ ان مظاہروں میں تشدد کے استعمال کی وجہ امریکی آفیسر کمانڈنگ جنرل مارک کلارک اور جاپانی پولیس کے تیس سپاہی زخمی ہوئے۔ مظاہرین نے امریکی جنرل کی کار پر تیزاب کا ایک بم پھینکا جس سے اُن کا چہرہ جھلس گیا۔ پولیس نے ۲۰ مظاہرین کو گرفتار کر لیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

(از مورخہ ۵۲-۶-۱۲ تا ۵۲-۶-۱۹)

فدیہ کے مسئلہ کی اصولی تشریح

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

سابقہ اعلان کے بعد جن بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے چندہ امداد درویشان اور فدیہ رمضان اور صدقہ وغیرہ کی رقم موصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمت قبول فرمائے۔ اور انہیں ان کے نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور حسنات دارین سے نوازے آمین غربا کی امداد کے یہ خاص دان بھتے اور یہ امر حقیقی خوشی اور تسلی کا باعث ہے کہ مخیر دوستوں نے اس موقعہ پر بڑے انشراح کے ساتھ حصہ لے کر اپنے اخلاص اور جذبہ قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ جس طرح انہوں نے اپنے غریب بھائیوں کا بوجھ اٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے بوجھ اٹھائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین یا ارحم الراحمین۔

فدیہ کے مسئلہ کے متعلق یہ اصولی وضاحت دوبارہ کی جاتی ہے۔ کہ فدیہ عام بیماروں اور مسافروں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے۔ جو بڑھاپے کے ضعف یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے یا عورتوں کی صورت میں رضاعت اور حمل کی لمبی تکلیف کی وجہ سے اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالنے کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتے۔ اور انہیں اپنے ذاتی حالات کے ماتحت دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنے کی امید بھی نہیں ہوتی ورنہ عام مریضوں اور مسافروں کے لئے فدیہ کا حکم نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنے کا حکم ہے۔ دوستوں کو یہ امتیاز ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ تاکہ روزہ کا احترام قائم رہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۔ خواجہ محمد شفیع صاحب احمدی نترا کونہ شرقی پاکستان (ماہ صیام میں درویشوں کے لئے) ۵-۰-۰ روپے
۲۔ نصرت قیوم بیگم صاحبہ ۲۹ لکشمی منشن دی مال لاہور (امداد درویشاں) ۵-۰-۰ "
۳۔ اہلیہ ملک محمد دین صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر بھاٹی گیٹ لاہور (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰ "
۴۔ خورشید آمنہ صاحبہ مولوی ابوالعطاء صاحب از طرف حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی مرحوم (امداد درویشان) ۵-۰-۰ "
۵ اہلیہ صاحبہ مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۰-۰-۰ "
۶ میاں محمد یوسف صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری حال کراچی (نذرانہ حضرت صاحبزادہ صاحب) ۵-۰-۰ "
۷ " " " امداد درویشاں ۵-۰-۰ "
۸ " " " " (حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے لئے جو ان کو پہنچا دی گئی) ۵-۰-۰ "
۹ " " " زکوٰۃ جو دفتر محاسب میں جمع کرا دی گئی ۱۲-۹-۰ "
۱۰ مولوی عبدالمنان صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر کوٹری سندھ (صدقہ برائے غربا) ۲۵-۰-۰ "
۱۱ مولوی برکت علی صاحب لائق نرائن فلور ملز جڑانوالہ ضلع لائل پور (امداد درویشان) ۵-۰-۰ "
۱۲ مولوی برکت علی صاحب لائق نرائن فلور ملز جڑانوالہ ضلع لائل پور (حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے لئے جو ان کو پہنچا دی گئی) ۵-۰-۰ "
۱۳ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب نمک ڈیلر بدوملہی (صدقہ برائے درویشان) ۵-۰-۰ "
۱۴ بیگم صاحبہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰ "
۱۵ مرزا برکت علی صاحب نوشہرہ بذریعہ دفتر امانت تحریک جدید ربوہ فدیہ رمضان ۳۰-۰-۰ "
۱۶ عبدالواحد صاحب از نقوی جہلم شہر بذریعہ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰ "
۱۷ سردار بشیر احمد صاحب انجینئرنگ کول رسول معہ اہلیہ صاحبہ صدقہ بکرا برائے درویشان ۲۵-۰-۰ "
۱۸ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور (برائے پہنچانے اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم جو انکو پہنچا دی گئی) ۲۰-۰-۰ "
۱۹ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور (امداد درویشان) ۲۰-۰-۰ "
۲۰ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور وظیفہ صوفی حمید احمد رقم پہنچائی گئی) ۱۰-۰-۰ روپے
۲۱ " " " (وظیفہ عائشہ صاحبہ والدہ نذیر احمد صاحب رقم پہونچائی گئی) ۵-۰-۰ "
۲۲ امۃ الرحمن صاحبہ بنت شیخ محمد حسین صاحب پنشنر چنیوٹ (فدیہ رمضان) ۱۵-۰-۰ "
۲۳ راجہ ممتاز علی صاحب بلاک الف ربوہ (صدقہ بکرا برائے درویشان قادیان) ۲۵-۰-۰ "
۲۴ عبدالباسط صاحب فیلس الیکٹرک کمپنی دی مال لاہور از طرف محمود احمد خان صاحب لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۶-۰-۰ "
۲۵ اہلیہ صاحبہ محمود احمد خان صاحب لاہور بذریعہ عبدالباسط صاحب لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۲-۰-۰ "
۲۶ " " " (برائے پہنچانے حضرت مفتی محمد صادق صاحب یہ رقم مفتی صاحب کو پہنچا دی گئی ہے) ۲-۰-۰ "
۲۷ رشید احمد خان صاحب راشن شاپ ۵۹ کراچی (تعلیمی امداد برائے صوفی حمید احمد) ۶۰-۰-۰ "
۲۸ عبدالقیوم خان صاحب کلرک احمدی نزد میو ہسپتال لاہور (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰ "
۲۹ " " " (چندہ مسجد) محاسب میں جمع کرا دیا گی ۱۰-۰-۰ "
۳۰ " " " از طرف اہلیہ خود " ۱۰-۰-۰ "
۳۱ ظہور الدین صاحب بٹ پلیڈر گوجر خان گجرات (ہدیہ درویشان) ۱۰-۰-۰ "
۳۲ مولوی نور محمد صاحب پنشنر اورسیر علی پور گھلوان (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۰-۰-۰ "
۳۳ " " " (صدقہ " ") ۱۵-۰-۰ "
۳۴ چوہدری فضل الرحمن صاحب اسلم نائب تحصیلدار کبیر والا (افطاری درویشان) ۱۰-۰-۰ "
۳۵ ایم محمد الدین صاحب خادم کبیر والا ملتان " ۴-۰-۰ "
۳۶ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاہ دہری کشن روڈ کوئٹہ (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۴-۰-۰ "
۳۷ " " " (امداد درویشان) ۲-۰-۰ "
۳۸ فضل الٰہی صاحب مہاجر قلعہ شیخوپورہ " ۵-۰-۰ "
۳۹ بیگم ڈاکٹر محمد اسلام صاحب سول ہسپتال فورٹ سنڈیمن (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰ "
۴۰ " " " صدقہ ۵-۰-۰ "
۴۱ " " از طرف ڈاکٹر محمد اسلام صاحب " ۵-۰-۰ "
۴۲ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۲-۰-۰ "
۴۳ بابو نور محمد صاحب پنشنر اوورسیر علی پور گھلوان از طرف سردار اللہ دسایا خان صاحب (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۲۰-۰-۰ "
۴۴ بابو نور محمد صاحب پنشنر از طرف اہلیہ صاحبہ " " ۵-۰-۰ "
۴۵ اہلیہ اللہ داد خان صاحب گجرات بذریعہ رشید زمان صاحب (افطاری برائے درویشان) ۱۰-۰-۰ "
۴۶ بشارت احمد صاحب اقف زندگی بحساب جماعت احمدیہ محمود آباد سندھ (امداد درویشان و افطاری) ۳۶-۰-۰ "
۴۷ اہلیہ چوہدری عبدالرشید صاحب ڈگری سندھ (امداد درویشان) ۱۵-۰-۰ "
۴۸ " " " صدقہ ۵-۰-۰ "
۴۹ بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی بر لاس شورہ فیکٹری سرگودہا (صدقہ برائے درویشان) ۱۲-۰-۰ "
۵۰ مرزا نذیر احمد صاحب ۲۶ مال روڈ لاہور (برائے امداد درویشان) ۱۵-۰-۰ "
۵۱ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی لائل پور بذریعہ مرزا عبدالحمید صاحب ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۳-۰-۰ "
۵۲ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عمر الدین صاحب سیالکوٹ بذریعہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۰-۰-۰ "
۵۳ امۃ القیوم صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ خان صاحب بہلولپور ضلع سیالکوٹ (امداد درویشان) ۱۰-۰-۰ "
۵۴ امۃ السلیم صاحبہ " " ۵-۰-۰ "
۵۵ شیخ فضل احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ لائل پور (فدیہ برائے درویشان) ۱۵-۰-۰ "
۵۶ حکیم عبدالرشید صاحب اجنالوی لاہور " " ۱۰-۰-۰ "
۵۷ شیخ نذیر احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ ربوہ " " ۵-۰-۰ "

کل میزان ۷۴۰-۹-۰ روپے

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۲ء

گورنر جنرل پاکستان کا پیغام عید

جناب عزت مآب غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے اپنے "پیغام عید" میں ماہ رمضان کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اہل پاکستان کو اس سے جو سبق حاصل کرنا چاہیئے وہ ضبط نفس ثابت قدمی اور استقلال کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا ہے۔ کیونکہ روزہ محض فاقہ کشی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ نفس اور اس کی خواہشات کو دبانے اور قابو پانے کا نام ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"یہی وہ زریں اصول ہیں۔ جن کو اپنا کر اور جن پر کماحقہ عمل کر کے کوئی قوم شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتی ہے۔ ان کے بغیر کسی متمدن اور مہذب ملک کا پھولنا پھلنا اور منازل ترقی طے کرنا بہت مشکل ہے"۔

آپ نے ترقی کرنے والی قوموں میں ارادے کی پختگی اور بلند ہمتی کے اوصاف پر بھی زور دیا اور پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے پیغام میں فرمایا۔

"ہمارے لئے ترقی کی بہت سی شاہراہیں کھلی ہیں۔ لیکن ابھی تک ہم میں سے بعض پرانے رسم و رواج کے پابند ہیں۔ وہ جلد بازی غصے اور عدم رواداری سے ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں۔ جو ہرگز پسندیدہ نہیں"۔

جہاں تک قوموں کی ترقی کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب تک کسی قوم میں، ضبط نفس ثابت قدمی، استقلال، عزم اور بلند ہمتی ایسے اوصاف نہ ہوں۔ اس وقت تک وہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ اور دنیا کی اقوام میں کوئی قابل قدر مقام حاصل نہیں کر سکتی۔ جس قوم میں یہ اوصاف پیدا نہ ہوں۔ ظاہر ہے کہ ایسی قوم دنیا میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔ اور دوسری اقوام اس کو اپنا شکار بنا لیتی ہیں

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ایک ترقی کرنے والی قوم میں یہ اوصاف پائے جاتے بہت ضروری ہیں۔ مگر یہ اوصاف کسی قوم میں اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک اس قوم میں ان باتوں کی نفی نہ ہو۔ جن کا ذکر جناب گورنر جنرل کے بیان کے دوسرے اقتباس میں کیا گیا ہے۔ جس قوم میں باہم غصہ جلد بازی اور عدم رواداری کی برائیاں پائی جاتی ہوں۔ جس کے افراد اور گروہ متنازعہ فیہ امور میں ہر وقت ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوتے رہتے ہوں۔ جو اپنے بھائی کی ذرا سی چوک پر غصہ سے آپے سے باہر ہو جاتے ہوں۔ جو ایک دوسرے سے دل میں کینہ رکھتے ہوں۔ اور جہاں ایک گروہ دوسرے گروہ کو زک پہنچانے میں لگا رہے۔ اس قوم میں ضبط نفس، ثابت قدمی استقلال۔ ارادہ کی پختگی اور بلند حوصلگی کس طرح پیدا ہو سکتی ہے؟

قوموں میں ایسے اوصاف پرورش پانے کے لئے ایک سازگار فضا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب فضا ہی ایسی خراب ہو کہ کوئی قوم چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ کر باہم دست و گریباں ہوتی رہے تو اسکو ایسے اعلےٰ اوصاف جو قوموں کو عروج پر لے جاتے ہیں۔ اپنے آپ میں پیدا کرنے کا موقعہ ہی کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی قوم نہیں ہے۔ جس میں انفرادی اغراض اور گروہی اغراض کا سرے سے نام و نشان ہی نہ پایا جاتا ہو ہر قوم میں مختلف الخیال اور مختلف العقیدہ لوگ پائے جاتے ہیں۔ انفرادی اغراض بھی ہوتی ہیں اور گروہی اغراض بھی ہوتی ہیں لیکن ایک سمجھدار قوم انفرادی اغراض اور گروہی اغراض کو ایک خاص حدود میں رکھتی ہے۔ اس میں انفرادی اغراض اور گروہی اغراض آئینی طریقوں سے کامیابی کے لئے اپنی اپنی جگہ بیشک کوشش کرتی ہیں۔ لیکن وہ رواداری کے اصولوں کو نہیں چھوڑتیں ایک جماعت یا گروہ جائز اور آئینی طریقوں سے اپنے نظریات کو قوم میں پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ کوئی ایسا طریقہ اختیار نہیں کرتا جس سے ایک ہم وطن فرد یا جماعت کے خلاف قانون اپنے ہاتھ میں لے لے۔ یا ملکی قانون کے خلاف دوسروں کے حقوق کو نظر انداز کر دے۔ اور باہمی رواداری کے اصولوں کو نظر انداز کر کے دوسروں کی دلآزاری کا باعث ہو۔

ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں خود مسلم لیگ کی کامیابی جو اسکو پاکستان جیسی عظیم الشان ریاست قائم کرنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اس کی بنیا درواداری ہی کے اصول تھے۔ مسلم لیگ نے مسلمانوں کے اختلاف اعتقاد کی فرقہ واری سے بلند ہو کر تمام ان لوگوں کو ایک محاذ پر جمع ہونے کے لئے پکارا جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ قوم کے اکثر حصہ نے جن کو اسلام اور برصغیر ہند کے مسلمانوں کی بہبودی سے محبت تھی اس پکار کو سنا۔ اور سب ایک محاذ پر جمع ہو گیا۔ ہر فرقہ کے مسلمانوں نے اپنے اختلافی عقائد کو اس قومی پکار کے سامنے بھلا دیا۔ اور ایک محاذ پر جمع ہو کر آ ڈٹا۔ شیعہ بھی سنی بھی۔ مقلد بھی۔ غیر مقلد بھی احمدی بھی۔ سوائے ان کے جنہوں نے قومی اغراض کے مقابلہ میں اپنے ذاتی اغراض کو ترجیح دی۔ سب مسلمان اس آواز پر جمع ہو گئے۔ انہوں نے آپس میں نہایت رواداری سے سلوک کیا۔ مسلم لیگ کے بنیادی اصول کی پابندی کی۔ کہ ہر مسلمان خواہ اس کا اعتقادی اختلاف دوسروں سے کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو۔ جب وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو سیاسی نقطہ نظر سے اس کا بھی حق ہے جو دوسروں کا ہے۔ کسی کو کسی پر اعتقادات کی بناء پر کوئی ترجیح نہیں ہے۔

اگر کسی متعصب مولوی یا مفتن گروہ نے فرقہ بندی سے قوم کی سیدھی قطار کو ٹیڑھی اور ٹیڑھا کرنے کی کوشش کی تو اسے خود بخود قطار سے نکلنا پڑا اور یا قطار کیساتھ سیدھا کھڑا ہونا پڑا۔ آخر نتیجہ نکلا کہ جب مسلمان اپنے اعتقادی اختلافات چھوڑ کر ایک سیاسی محاذ پر جمع ہو گئے۔ تو ان میں۔ اپنے مقصد کے متعلق۔

ضبط نفس، ثابت قدمی۔ استقلال۔ ارادہ کی پختگی اور بلند ہمتی بھی پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے نہ صرف انگریز اور کانگرس کے خلاف فتح پائی۔ بلکہ خود مسلمان کہلانے والے خود غرض گروہوں کو بھی شکست فاش دی یہ اعجاز صرف باہمی رواداری کی وجہ سے ممکن ہوا۔

کس قدر افسوس ہے کہ آج وہی مسلمان کہلانے والی جماعتیں یا گروہ مسلمانان پاکستان کو مسلم لیگ کے اس عظیم الشان اصول سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہ لوگ جو کہتے تھے کہ ہم نے کلکتہ کا ٹکٹ خرید لیا ہے کراچی میل پر کس طرح سوار ہو جائیں اور جن کے خیال میں پاکستان کا نظریہ جنت الحمقاء سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ جنہوں نے اپنے خیال میں اسلامی شریعت کے نام پر مسلمانوں کا ساتھ ایسے فیصلہ کن لمحہ میں چھوڑ دیا۔ اور وہ گروہ جنہوں نے مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا وہی اب پاکستان کے دارومدار بلاشرکت غیرے بنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنی فرقہ وارانہ فقہ کے مطابق یہاں ملکی قانون بنائیں گے۔ فلاں جماعت کافر و مرتد ہے اس کو نکال دو۔ فلاں فاسق و فاجر ہے اس کو یہ کرو وہ کرو۔ زمام حکومت ہمارے ہاتھ میں دے دو۔ ہم علمائے اسلام ہیں۔ مسلم لیگ کا اصول رواداری غلط ہے۔ اور یہاں تک کہا جاتا ہے کہ فلاں جماعت کو مسلمان سمجھ کر ساتھ ملانا محض ابن الوقتی تھی۔ کام نکل گیا۔ تو اب ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

اللہ! اللہ!! یہ لوگ جو پاکستان کی جنگ کے وقت یہ کہتے تھے کہ مسلم لیگ کی نکیل مرزائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ آج وہی لوگ جب پاکستان بن گیا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ مرزائی پاکستان کا دشمن ہے۔ اور حیرت یہ ہے کہ خود مسلم لیگ کے بعض علماء ان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اور خود ہی اس اصول رواداری کو جس کی بناء پر پاکستان حاصل کیا گیا ہے توڑ رہے ہیں۔

ایسے لوگ پاکستانی قوم میں ضبط نفس۔ ثابت قدمی۔ استقلال اور ارادہ کی پختگی اور بلند ہمتی کے اوصاف کس طرح پیدا ہونے دیں گے یہ بات ہے۔ جس پر ہمارے ارباب اقتدار کو غور کرنا ہے۔ یہ معمہ ہے۔ جس کو حکومت پاکستان نے حل کرنا ہے۔ اور جلد از جلد حل کرنا ہے؟

سردار عبد الرب نشتر کو بھی سمجھائیے

ایک خبر ہے۔

کراچی ۱۸ جون۔ بتاریخ ۲۶ رمضان المبارک مطابق ۲۰ جون بعد نماز جمعہ حضرت مولانا عبد الحامد القادری بدایونی کی تحریک پر عالی مرتبت جناب سردار عبد الرب نشتر نے مسجد آرام باغ کا سنگ بنیاد رکھنا منظور فرمایا ہے۔ سردار صاحب ممدوح نماز جمعۃ الوداع مسجد آرام باغ میں ادا فرمائیں گے۔ اور نماز کے بعد سنگ بنیاد رکھیں گے۔" (روزنامہ جنگ ۲۰ جون)

سب جانتے ہیں کہ مولانا عبد الحامد القادری بدایونی کٹر رضائی ہیں۔ یعنی آپ۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے پیرووں میں سے ہیں۔ جنہوں نے دیوبندیوں۔ ندویوں اور دہابیوں غیر مقلدوں کے خلاف کفر و ارتداد کا فتوے دیا ہوا ہے اور خود رضائیوں بریلویوں کے خلاف علمائے دیوبند کا فتوے کفر و ارتداد مشہور و معروف ہے جو لوگ چوہدری ظفر اللہ خان پر اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے وزیر خارجہ ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ کے جلسہ میں کیوں حصہ لیا۔ وہ فرمائیں کہ کیا سردار عبد الرب نشتر وزیر صنعت ہوتے ہوئے ایک ایسے فرقہ اسلام کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ جس پر دوسرے فرقہ اسلام نے کفر و ارتداد کا فتوے لگایا ہوا ہے۔ ہماری رائے میں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر وہ لوگ جو چوہدری ظفر اللہ خان پر اعتراض کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ سردار عبد الرب صاحب نشتر کو بھی اپنی رائے سے اسی پیرائے میں

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

(۲)

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

(۶۴) ان کا (یہی) واقعہ ہے۔ کہ وہ ابتداء میں حضرت صاحب کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ آپ نے کیا فساد مچا رکھا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میں نے تو کوئی فساد نہیں مچایا۔ البتہ اختلاف ضرور ہے۔ انہوں نے کہا اچھا پھر آپ اگر یہی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اگر قرآن کریم کی سو آیات حیات مسیح کے ثبوت میں آپ کو دکھائی جائیں۔ تو آپ مان لیں گے؟ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ سو کیا اگر ایک آیت سے بھی حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو جائے۔ تو ہم مان لیں گے۔ انہوں نے کہا، نہیں۔ ایک میں تو شاید انکار کی گنجائش نکل آئے۔ مگر سو کے بعد تو آپ کو کوئی عذر نہیں رہے گا۔ آپؑ نے فرمایا۔ میں تو کہتا ہوں۔ کہ اگر ایک آیت بھی حضرت مسیحؑ کی حیات ثابت کر دے۔ تو میں اپنے عقیدہ کو چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے آپ کے متعلق مولویوں سے یہی کہا تھا۔ کہ وہ ایسے آدمی نہیں۔ جو قرآن کریم کو نہ مانتے ہوں۔ تو میں ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ بڑی خوشی سے مولوی محمد حسین صاحب کے پاس گئے۔ اور کہا۔ لو اب میں مرزا صاحب سے توبہ کرا آیا ہوں۔ بس تھوڑا سا کام کرو۔ میں نے ان کو کہا تھا۔ کہ سو آیت حضرت مسیحؑ کی حیات کے متعلق لاتا ہوں۔ مگر وہ کہنے لگے۔ ایک ہو تو میں مان لوں گا۔ اس لئے تم کم از کم دس آیتیں نکال دو۔ وہ مان لیں گے۔ مولوی محمد حسین یہ سن کر بہت خفا ہوئے۔ اور کہا کہ تم نے تو کام ہی خراب کر دیا۔ میں تو اتنے عرصہ سے اس کو حدیث کی طرف لا رہا ہوں۔ اور وہ قرآن کی طرف بلا رہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کیا قرآن سے کوئی ثبوت نہیں ملتا؟ مولوی محمد حسین اس کا تو کوئی جواب نہ دیں۔ اور یہ کہتے جائیں۔ تو بے وقوف ہے۔ یہ بحثیں تو حدیث میں ہی چلتی ہیں تو نے بہت غلطی کی کہ مرزا صاحب سے وعدہ کرایا۔ کہ میں قرآن کی آیت لاتا ہوں۔ وہ وہاں سے مایوس ہو کر حضرت صاحب[۲] کے پاس آئے۔ اور آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (الفضل جلد ۹ نمبر ۳۳ صفحہ ۶)

قادیان کی ابتدائی حالت اور مخالفین کی مخالفت کے متعلق روایات

(۶۵) میری پیدائش اور بیعت قریبًا ایک ہی وقت سے ہے۔ اور جب میں نے ہوش سنبھالا۔ اس وقت کئی سال تبلیغ پر گذر چکے تھے۔ لیکن مجھے اپنے ہوش کے زمانہ میں یہ بات یاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیر کے لئے نکلتے۔ تو صرف حافظ حامد علی صاحب ساتھ ہوتے۔ ایک دفعہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس طرف سیر کے لئے آنا یاد ہے۔ میں اس وقت چونکہ چھوٹا بچہ تھا اس لئے میں نے اصرار کیا۔ کہ میں بھی سیر کے لئے چلوں گا۔ اس زمانہ میں جھاؤ کے پودے ہوا کرتے تھے۔ اور یہ تمام علاقہ جہاں اب تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ اور مسجد وغیرہ ہے۔ ایک جنگل تھا۔ اور اس میں جھاؤ کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوا کرتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرف سیر کے لئے تشریف لائے۔ اور میرے اصرار پر مجھے بھی ساتھ لے لیا۔ مگر تھوڑی دور چلنے کے بعد میں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ میں تھک گیا ہوں۔ اس پر کبھی مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھاتے۔ اور کبھی حامد علی صاحب۔ اور یہ نظارہ مجھے آج تک یاد ہے۔ تو وہ ایسا زمانہ تھا۔ کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تھا۔ مگر آپ کے ماننے والے بہت قلیل لوگ تھے۔ اور قادیان میں آنے والا تو کوئی کوئی تھا۔"

(الفضل جلد ۱۶ نمبر ۳۰ صفحہ ۴)

(۶۶) اس زمانہ میں لوگوں کو قادیان میں آنے سے روکا جاتا۔ اور عجیب عجیب طریق سے روکا جاتا۔ ایک دوست نے سنایا۔ ایک مولوی صاحب کہہ رہے تھے۔ وہاں جادو کر دیتے ہیں۔ اور جاتے ہی حلوہ دیتے ہیں۔ جو کھا لے وہ پھنس جاتا ہے۔ میں جب گیا۔ تو مجھے بھی دیا گیا۔ مگر میں نے نہ کھایا۔ تھوڑی دیر کے بعد مرزا صاحب فٹن میں مجھے اور مولوی نور الدین صاحب کو بٹھا کر سیر کو لے چلے۔ اپنی باتیں بتانے لگے۔ اور کہا نبی مانو۔ خاتم النبیین مانو۔ میں نے لاحول پڑھا۔ تو حیران رہ گئے۔ اور مولوی نور الدین صاحب کی طرف دیکھ کر کہا۔ کیا اسے حلوا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا۔ کھلایا تو تھا۔ شاید اثر نہیں ہوا۔

مولوی صاحب کی یہ باتیں سن کر ایک معزز غیر احمدی بول اٹھا۔ مولوی صاحب! میں غیر احمدی ہوں۔ مگر یہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں۔ بالکل جھوٹ ہے۔ میں جانتا ہوں۔ وہاں تو یکہ بھی نہیں چل سکتا۔ کجا یہ کہ فٹن پر بٹھا کر آپ کو سیر کرانے کے لئے لے گئے۔"

(الفضل جلد ۱۵ نمبر ۸۲ صفحہ ۴)

(۶۷) ایک زمانہ تھا کہ یہاں (قادیان میں) احمدیوں کو مسجدوں میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ مسجد[۳] کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ چوک میں کیلے گاڑ دیئے گئے۔ تا نماز پڑھنے کے لئے جانے والے گریں۔ اور کنوئیں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا تھا۔ بلکہ یہاں تک سختی کی جاتی تھی۔ کہ کمہاروں کو ممانعت کر دی گئی تھی۔ کہ احمدیوں کو برتن بھی نہ دیں۔ ایک زمانہ میں یہ ساری مشکلات تھیں۔ مگر اب وہ لوگ کہاں ہیں؟ ان کی اولادیں احمدی ہو گئیں۔ اور وہی لوگ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کی کوشش کی۔ ان کی اولاد اسے پھیلانے میں مصروف ہے۔ یہی مدرسہ جس جگہ یہ واقع ہے۔ یہاں پرانی روایات کے مطابق جن رہا کرتے تھے۔ اور کوئی شخص دوپہر کے وقت بھی اس راستہ سے اکیلا نہ گذر سکتا تھا۔ اب دیکھو وہ جن کس طرح بھاگے ہیں.... مجھے یاد ہے۔ اس (ہائی سکول والے) میدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا۔ کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے۔ اور مشرق کی طرف بھی بہت دور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے۔ اور وہ بھی بہت تنگدست۔ باقی سب بطور مہمان آتے تھے۔"

(الفضل جلد ۱۹ نمبر ۹۵ صفحہ ۶ ایضاً ۲۰/۸۱ صفحہ ۳)

(۶۸) میری عمر تو چھوٹی تھی۔ لیکن وہ نظارہ اب بھی یاد ہے۔ جہاں مدرسہ (احمدیہ) ہے۔ وہاں ڈھاب ہوتی تھی۔ ورلا حصہ جہاں اب بازار ہے۔ وہاں روڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اور میلے کے ڈھیر لگے ہوتے تھے۔ اور مدرسہ کی جگہ لوگ دن کو نہیں جایا کرتے تھے۔ کہ اس جگہ آسیب ہو جاتا ہے۔ قادیان کے لوگ سمجھتے تھے۔ کہ یہ آسیب زدہ جگہ ہے۔ اول تو کوئی وہاں جاتا نہیں تھا۔ اور جو جاتا بھی تو اکیلا نہ جاتا تھا بلکہ دو تین مل کر جاتے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ یہاں جانے سے جن چڑھ جاتا ہے۔ جن چڑھتا تھا یا نہیں۔ بہرحال یہ جگہ ویران تھی۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ویران جگہوں کے متعلق ہی لوگوں کا خیال ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہاں جانے سے جن چڑھ جاتا ہے۔ پھر میرے تجربہ کے تو باہر تھا۔ لیکن بہت سے آدمی بیان کرتے ہیں۔ کہ قادیان کی یہ حالت تھی۔ کہ دو تین روپے کا آٹا بھی یہاں سے نہیں ملتا تھا۔ آخر یہ گاؤں تھا۔ زمیندارہ طرز کی یہاں رہائش تھی۔ اپنی اپنی ضرورت کے لئے لوگ خود ہی (آٹا) پیس لیا کرتے تھے۔ یہ تو ہمیں بھی یاد ہے۔ کہ ہمیں جب کبھی کسی چیز کی ضرورت پڑتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی آدمی کو لاہور یا امرتسر بھیجا کرتے تھے۔ پھر آدمیوں کا یہ حال تھا۔ کہ کوئی ادھر آتا نہ تھا۔ برات وغیرہ پر کوئی مہمان اس گاؤں میں آجائے تو آجائے۔ لیکن عام طور پر کوئی آتا جاتا نہ تھا۔ مجھے وہ دن بھی یاد ہیں۔ کہ میں چھوٹا سا تھا۔ حضرت صاحبؑ سیر کو جایا کرتے تھے۔ میں بھی کبھی کبھی اصرار کرتا۔ تو حضرت صاحبؑ مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ مجھے یاد ہے۔ برسات کا موسم تھا۔ ایک چھوٹے سے گڑھے میں پانی کھڑا تھا۔ میں اسے چھلانگ نہ سکا۔ تو مجھے خود اٹھا کے آگے کیا گیا۔ پھر کبھی شیخ حامد علی صاحب اور کبھی حضرت صاحبؑ مجھے اٹھا لیتے۔ اس وقت نہ کوئی سہارا تھا۔ اور نہ یہ مکان تھے۔ کوئی ترقی نہ تھی۔ مگر ایک رنگ میں یہ بھی ترقی کا زمانہ تھا۔ کیونکہ اس وقت حافظ حامد علی صاحب آچکے تھے۔ اس سے بھی پہلے جبکہ قادیان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی شخص نہ جانتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا۔ کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ اور دور دور سے تحائف لائیں گے۔" (الفضل جلد ۱۸ نمبر ۳۵ صفحہ ۶)

(۶۹) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعویٰ کیا۔ تو آپ کے رشتہ داروں میں سے بھی ایک شخص[۴] نے امام ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ مگر کہتے ہیں۔ فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ دعویٰ کیا۔ کہ میں ساری دنیا کے لئے حکم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور چھوٹے درجہ کے لوگوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے بادشاہوں پر بھی فرض ہے۔ کہ میری اتباع کریں۔ لیکن اس کی نام رکھنے والی ہی بات تھی اس نے دعویٰ تو کیا مگر چوہڑوں کا امام ہونے کا۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ تو یہاں تک لکھ دیا کہ بادشاہِ انگلستان پر بھی فرض ہے۔ کہ مجھے مانے۔ چنانچہ خود لکھ کر ملکہ کو جو اس وقت بادشاہ تھی۔ بھیج دیا۔ اس کے مقابلہ میں چوہڑوں کا امام ہونے کا دعویٰ کرنے والے کی دلیری اور جرأت کا یہ حال تھا۔ کہ یہاں (قادیان) آکر جب تھانیدار نے اس سے پوچھا۔ کہ کیا تم نے کوئی دعویٰ کیا ہے، تو اس نے کہا۔ کہ میں نے تو کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ کسی نے یونہی جھوٹی رپورٹ کر دی ہوگی۔

(الفضل جلد ۷ نمبر ۲۸ صفحہ ۷)

---

[۱] یہ لدھیانہ کا واقعہ ہے۔ جبکہ حضرت اقدسؑ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مابین تحریری مباحثہ ہو رہا تھا۔ (مرتب)

[۲] یہ روایت بعض جگہ اور رنگ میں بھی چھپ گئی ہے۔ مگر صحیح یہی ہے۔ جو اوپر درج ہوئی۔ مرتب

[۳] مسجد مبارک۔ مرتب

[۴] مرزا امام الدین۔ حضرت اقدسؑ کے چچازاد بھائی۔ مرتب۔

ولادت:- (۱) برادرم احمد الدین صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ۶/۵۲ (۱۲ رمضان المبارک) کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ لڑکی کا نام حضرت اقدسؑ نے ازراہِ کرم امۃ الحمید رکھا ہے۔ (۲) ۷ جون ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳ ماہ رمضان المبارک بروز ہفتہ خداوند کریم نے مجھے تیسرا لڑکا دیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شمیم احمد نام رکھا ہے۔ ڈاکٹر ممتاز احمد لائل پور احباب ہر دو کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

تین افراد کا قبول اسلام، پادری صاحبان سے تبادلۂ خیالات، جلسۂ عام، تقسیم اشتہارات، انفرادی تبلیغ، دوسروں کی مجالس میں اعلائے کلمۃ الحق

رپورٹ بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۵۲ء

(از مکرم غلام احمد صاحب بشیر انچارج مشن ہالینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا کام حسب سابق جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور ذرائع سے کام لیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ احباب تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہی۔

تین افراد کا قبول احمدیت

اس ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین نہایت تعلیم یافتہ احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ان میں سے ہر ایک تین چار زبانیں بخوبی بول سکتے ہیں۔ ایک دوست بہت اچھے لیکچرار ہیں اور تقریر کی مشق بھی لوگوں کرواتے ہیں۔ ان مؤخر الذکر دوست کا نام عبد اللہ خان اونک ہے۔ یہ دوست گذشتہ نومبر سے اسلام و احمدیت کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان پر اسلام و احمدیت کی صداقت کو آشکارا کر دیا۔ اور انہوں نے حضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کا خط ارسال کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ یہ دوست شروع سے ہی تبلیغ کی طرف مائل ہیں اور کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اپنے حلقۂ احباب و رشتہ داروں میں تبلیغ بھی کرتے رہتے ہیں۔ نماز با ترجمہ سیکھ چکنے کے بعد قرآن مجید ناظرہ پڑھ رہے ہیں

دوسرے دوست مسٹر صادق خان ہر لندے بھی پانچ چھ ماہ سے زیر تبلیغ تھے اور اس عرصہ میں کافی مطالعہ کر چکے تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ان کی اہلیہ صاحبہ فی الحال مذہب کی طرف راغب نہیں ہیں۔ احباب کرام ان کی ہدایت کے لئے بھی دعا فرمائیں تا وہ بچوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق پرورش کر سکیں۔ آمین۔

تیسرے دوست مسٹر حامد راد ہیں۔ یہ دوست انڈونیشیا میں رہنے کی وجہ سے کافی حد تک اسلامی تعلیم سے واقف تھے۔ مگر ان کی اسلام سے واقفیت محض مسلمانوں کے حسن سلوک اور عالمگیر برادری تک ہی محدود تھی۔ اسلام کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم سے ابھی وہ آشنا نہ تھے۔ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دیباچہ ترجمہ انگریزی قرآن مطالعہ کیلئے دیا گیا جس کی وجہ سے ان پر اسلام کی صداقت اور بھی واضح ہو گئی چنانچہ وہ بھی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے یہ دوست بھی تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو پیغام حق پہنچاتے اور انہیں جلسوں میں بھی شریک کرنے کے لئے ساتھ لاتے ہیں۔ آپ کے بیوی بچے بھی اسلام کی طرف مائل ہیں انشاء اللہ وہ بھی اسلام قبول کر لیں گے۔

مسٹر حامد کے بڑے لڑکے ہائی سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ایک دن ان کے استاد صاحب جو تاریخ پڑھاتے ہیں اسلام کے متعلق بھی معلومات بہم پہنچانے لگے اور دوران تقریر میں کہہ گئے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ لوگوں کو مسلمان بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسے سن کر مسٹر حامد کے صاحبزادہ بول پڑے کہ نہیں اسلام کی ایسی تعلیم نہیں ہے جس پر ماسٹر صاحب نے کہا کہ بھلا تمہیں کیسے علم ہے۔ وہ بولے کہ میرے والد صاحب مسلمان ہیں اور وہ اس کے خلاف بتلاتے ہیں اس پر ماسٹر صاحب سوچ کر کہنے لگے آپ کے والد صاحب پھر مجھ سے بہتر جانتے ہیں اور پھر ایسی باتیں لڑکوں کو کہنے سے رک گئے۔

یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ وہ غیر معلوم ذرائع سے اسلام کی تعلیم لوگوں تک پہنچا رہا ہے۔ اس واقعہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ باوجود علم رکھنے کے پھر بھی اسلامی تعلیم سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں اور لکیر کے فقیر ہو کر وہی باتیں رٹتے چلے جا رہے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں ان کے پادریوں اور ان کے متعصب علماء نے اسلام کے خلاف ان ممالک میں پھیلائی تھیں اور وہ خود اسلامی کتب کو پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

احباب کرام کی خدمت میں ان تینوں دوستوں کی استقامت اور مضبوطی ایمان کے لئے خاص طور پر دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اوروں کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔

تبادلۂ خیالات

ایک پادری صاحب (کسی گرجا میں کام نہیں کرتے) کو ہمارا اشتہار تردید الوہیت مسیح ملا جس پر انہوں نے تبادلۂ خیالات کے لئے پہلے خط لکھ کر [illegible]

جلسۂ عام میں اس موضوع پر تبادلۂ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا۔ چنانچہ ۲ مئی کو وہ ہیگ میں تشریف لائے۔ اس جلسہ کا اعلان پہلے ہی سے اخبارات میں کر دیا گیا تھا اور بہت سے دوستوں کو دعوت ناموں کے ذریعے سے اطلاع کی گئی تھی۔ کافی لوگ اس موقعہ پر گفتگو سننے کے لئے تشریف لائے۔ پہلے انہیں تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ جس پر انہوں نے ۲۰ منٹ تک بائیبل کے مختلف حوالہ جات سے الوہیت مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی بعد میں خاکسار نے قریباً اتنے ہی وقت میں اپنے خیالات کو پیش کرنے کے علاوہ ان کے دلائل کا مختصر جواب دیا۔ بعد میں پھر انہوں نے دس پندرہ منٹ تک تقریر کی۔ اس کے بعد عام سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اور بھی بعض احباب نے پادری صاحب کی تقریر پر سوالات کئے۔ مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے بھی دس منٹ تک تقریر کی اور تردید الوہیت مسیح کے دلائل پیش کئے۔ اسی طرح ہمارے نئے احمدی بھائی مسٹر عبد اللہ خان اونک نے بھی چند ایک سوالات کئے اور تحریف بائیبل پر کافی زور دیا اور پادری صاحب سے دریافت کیا کہ اگر بائیبل ساری دنیا اور سارے زمانوں کی ہدایت کیلئے اتاری گئی تھی تو پھر اسے محفوظ کیوں نہیں رکھا گیا جس طرح کہ قرآن مجید کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ انہوں نے نہایت مدلل طور پر اپنی دلیل پیش کی۔ مکرم پادری صاحب اس کے جواب سے اچھی طرح عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ اس پر ایک اور پادری صاحب نے جو لائڈن یونیورسٹی کے فارغ التحصیل اور اس وقت انڈونیشنی طلباء کے اندر تبلیغ عیسائیت کرنے میں مشغول ہیں اسے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے بولنے کے لئے وقت مانگا چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق انہیں وقت دیا گیا۔ مگر انہوں نے بجائے اصل بحث کی طرف رجوع کرنے کے ایک اور مسلک اختیار کیا۔ اور وہ یہ کہ ہمیں اس طور پر مباحثہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بلکہ مثبت طور پر اپنے مدعا کو پیش کرنا بہتر تھا۔ علاوہ ازیں فرمانے لگے کہ میں ہر روز بعض مسلمانوں سے ملتا ہوں۔ اب بھی میں انہیں یہ کبھی نہیں کہتا کہ قرآن مجید میں یہ یہ نقائص ہیں (نعوذ باللہ) اگرچہ میں بعض باتیں بتلا سکتا ہوں۔ دراصل ان پادری صاحب نے نہایت ہوشیاری سے کام لیا تھا۔ وہ وقت ایسا تھا کہ تبادلہ خیالات کرنے والے پادری کچھ جواب دینے کے قابل نظر نہ آتے تھے اور چونکہ یہ سیدھے بحث میں حصہ نہیں لے سکتے تھے اس لئے انہوں نے ایسا رنگ اختیار کیا کہ لوگوں کی ہمدردی کو اپنی طرف کھینچ لیں۔ اس پر خاکسار نے ان سے عرض کیا کہ ہمارا تبادلہ خیالات کوئی جھگڑے کی صورت نہیں رکھتا۔ ہم نہایت سنجیدگی کے ساتھ ان امور پر بحث کر رہے ہیں۔ چنانچہ میری اس بات کی مدمقابل پادری نے بھی پر زور الفاظ [illegible] سے تائید کی۔ علاوہ ازیں خاکسار نے انہیں عرض کیا کہ اگر ان کے نزدیک قرآن مجید میں بعض نقائص ہیں تو وہ بلا دریغ انہیں پبلک میں پیش کریں۔ ہم انشاء اللہ ان کے جواب دیں گے۔ مگر پادری صاحب کھسیانے سے ہو کر خاموش ہو گئے اور حاضرین کی ہمدردی کو نہ کھینچ سکے بہر حال یہ تبادلہ خیالات کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔

جلسہ عام

اس ماہ ایک جلسہ ہیگ میں منعقد کیا گیا جس کی صدارت مسٹر ڈیون نے کی سب سے پہلے مسٹر ڈیون نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور پھر مولوی ابوبکر صاحب فاضل نے قرآن مجید کی تلاوت کے بعد ان آیات کا ڈچ ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ ان کے بعد مسٹر عبد اللہ خان اونک نے "خدا تعالیٰ کے متعلق قرآنی نظریہ" پر ۲۰ منٹ تک تقریر کی۔ آپ نے قرآنی تعلیم اور انجیل کی تعلیم کا بھی اس امر کا مقابلہ کیا اور بتلایا کہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا صحیح تصور پیش کرتا ہے۔ آپ کی تقریر کو حاضرین نے نہایت پسند کیا۔ ان کے بعد خاکسار نے قرآنی تعلیمات پر تقریر کرتے ہوئے اسلامی رواداری اور حقوق نسواں پر خاص طور پر زور دیا۔ اس کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ تین گھنٹے کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

تقسیم اشتہارات اور محترمہ ناصرہ زمرمن

دو سال ہوئے ہم نے قبر مسیح کے متعلق اشتہار چھپوا کر رکھا ہوا تھا جو کہ بعض وجوہ کی بناء پر ابھی تک تقسیم نہیں کیا گیا تھا اس دفعہ ایسٹر کے موقعہ پر ہم نے اسے تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ایک دو دفعہ ہم نے جا کر تقسیم کیا۔

محترمہ ناصرہ زمرمن صاحبہ نے تجویز کی کہ وہ لوگوں کے لیٹر بکسوں میں اشتہارات ڈالا کریں گی۔ چنانچہ اس ماہ میں انہوں نے اپنے بڑے لڑکے کے ساتھ مل کر قریباً تین ہزار اشتہارات لوگوں کے گھروں میں ڈالے۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء

اس کے نتیجہ میں چند ایک نہایت اچھے اور اسلام سے دلچسپی لینے والے احباب ہمارے پاس تشریف لائے اور اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے کتب و رسالہ جات لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے اور بھی اچھے نتائج پیدا کرے۔

دوسروں کی مجالس

دو دفعہ ہمیں ایک ادبی مجلس میں شامل ہونے کا موقعہ ملا جہاں تبادلہ خیالات کے موقعہ پر سوالات کے ذریعہ اپنے نظریات پیش کرنے کا موقعہ بھی ملتا رہا۔

اسی طرح ایک اور مجلس کے دو اجلاسوں میں شریک ہوئے اور موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ مؤخر الذکر مجلس ہمارے احمدی دوستوں کی طرف سے بنائی گئی ہے۔ جس کا مقصد لوگوں تک پیغام حق پہنچانا ہے۔ اس میں دوسرے لوگ بھی شامل ہیں اور آہستہ آہستہ اسے ترقی دی جا رہی ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت!

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ حیدرآباد دکن

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار
(المسیح الموعودؑ)

آج سے قریباً ۱۱۷ سال قبل ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان کی گمنام بستی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں شرف مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز فرمایا۔ اور ۱۸۹۰ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی اصلاح۔ تجدید دین اور پرچم اسلام کو بلند کرنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی معہود کے منصب پر فائز فرمایا چنانچہ آپ اپنی بعثت کی غرض ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ میں وہی موعود ہوں جس کا قومیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے بشارتیں دی ہیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند کر دوں گا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔"

"یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنی دور دراز سے لوگ آویں گے اور تیری امداد کے لئے تجھے دور دراز سے سامان پہنچیں گے۔ حتیٰ کہ لوگوں کی آمد اور اموال و سامان کے آنے سے قادیان کے رستے گھس گھس کر گہرے ہو جائیں گے۔"

"I shall give you a large Party of Islam"

کہ میں تجھے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت عطا کروں گا۔ (تذکرہ)

آپ کا یہ دعویٰ پیشگوئیاں اور بشارت سن کر چاروں طرف ایک شور پڑ گیا۔ اور مخالفت و تکذیب کا ایک طوفان امنڈ آیا۔ آپ کے خلاف ہر قسم کے منصوبے کئے گئے قتل کی سازشیں کی گئیں۔ مگر اس زندہ خدا نے پہلے سے ہی آپ کو آنے والے واقعات کی ان الفاظ میں خبر دیدی تھی۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔" (تذکرہ)

یعنی جب آپ دعویٰ ماموریت کریں گے۔ تو دنیا آپ کو رد کر دیگی آپ کی مخالفت ہوگی۔ مگر خدا آپ کی تائید میں آسمانی نشانات ظاہر کرے گا۔ اور آپ کی قبولیت لوگوں کے دلوں میں ڈالیگا۔ خدا کی بشارتوں کے مطابق آپ کی آواز قادیان سے نکل کر باہر پھیلنی شروع ہوئی۔ نہ صرف پنجاب کے ہی ہر ضلع اور ہر شہر میں اور ہندوستان کے ہی ہر صوبہ اور ہر ریاست میں پھیلی بلکہ ایشیا اور یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ اور دیگر ممالک و جزائر میں بھی پھیلتی چلی گئی۔ آپ نے اردو اور عربی میں اپنے دعویٰ کی تائید میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی بعض کتب اور اشتہارات کا انگریزی ترجمہ غیر ممالک میں بھی شائع کیا گیا۔ آہستہ آہستہ لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہونے شروع ہوئے۔ ایمان لانے والوں کی تعداد دن بدن بڑھنے لگی۔ دور دور سے لوگ اور اموال و تحائف آپ کے پاس پہنچنے لگے۔ مومنوں کے ایمان کی زیادتی اور مخالفین پر اتمام حجت کیلئے آپ کی تائید میں زمین و آسمان سے تازہ بتازہ اور روشن نشانات ظاہر ہونے لگے۔ اسی امر کی طرف آپ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک تار
سارے منصوبے جو تھے میری تباہی کے لئے
کر دیئے اس نے تبہ جیسے کہ ہو گرد و غبار

چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ گمنامی کے گوشہ سے نکل کر دنیا بھر میں شہرت پا گئے۔ اور قادیان کی گمنام بستی بھی آپ کی برکت سے مشہور ہو گئی۔ چند سال قبل آپ بالکل تن تنہا اور بے یار و مددگار خدائی پیغام کو لیکر اٹھے۔ تو اپنے اور بیگانے سب مخالف ہو گئے مگر تمام مصائب و مشکلات کے باوجود آپ کامیاب و کامران ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے حسب بشارت آپ کو ایک زندہ اسلام کی خدمت کرنے والی اور تبلیغی جوش رکھنے والی جماعت عطا فرمائی۔ اسی جماعت میں حضرت مولوی سید عبد اللطیف خان صاحب رضی اور مولوی عبد الرحمن خان صاحب رضی جیسے جان نثار بھی تھے۔ جنہوں نے احمدیت کی خاطر افغانستان میں بصدق دل جام شہادت نوش فرمایا۔ اور اپنے خون سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے گواہ بنے۔ آپ کی زندگی میں ہی آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد قریباً پانچ لاکھ تک پہنچ گئی۔ چنانچہ آپ اپنی ابتدائی حالت اور پھر کامیابی کا ان الفاظ میں نقشہ کھینچتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ؎

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی جماعت میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔ اور حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی آپ کے پہلے خلیفہ منتخب کئے گئے۔ خلافت اولیٰ میں ہندوستان سے باہر انگلستان میں ۱۹۱۳ء میں جماعت کا ایک تبلیغی مرکز قائم ہوا۔ جس کے انچارج مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے تھے۔ گویا بیرونی دنیا میں تبلیغی مراکز کے قیام کی بنیاد پڑ گئی۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اول رضی کی وفات پر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کو الہام الٰہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "حسن و احسان میں نظیر" "دنیا کے کناروں تک شہرت پانے والا" قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپکی قیادت و رہنمائی میں جماعت کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائی۔ اور اب آپ کے عہد خلافت میں ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ مختلف بیرونی ممالک میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ مثلاً انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ اٹلی۔ سسلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ آسٹریلیا۔ گولڈ کوسٹ۔ سیرالیون۔ فری ٹاؤن۔ نائیجیریا۔ مغربی افریقہ۔ نیروبی۔ یوگنڈا۔ کینیا کالونی۔ ٹانگانیکا۔ مشرقی افریقہ۔ کیپ ٹاؤن۔ جنوبی افریقہ۔ ماریشس۔ ایسے سینیا۔ مصر۔ سوڈان۔ فلسطین۔ شام۔ شرق اردن۔ لبنان۔ عرب۔ مسقط۔ ایران۔ افغانستان۔ چینی ترکستان۔ جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ شمالی بورنیو۔ سٹریٹ سیٹلمنٹ۔ برما اور سیلون وغیرہ میں نہ صرف احمدیہ جماعتیں ہی قائم ہیں بلکہ ان ممالک میں جماعت کے ۳۲ باقاعدہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ جن میں قریباً ۱۱۰ مرکزی و لوکل مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ورنہ ویسے تو ہر احمدی فریضہ تبلیغ کو ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اسی طرح یورپ میں پولینڈ۔ ہنگری۔ البانیہ۔ یوگوسلاویہ اور ایشیا میں چین۔ جاپان میں بھی جماعت کے تبلیغی مشن کام کر رہے تھے۔ مگر گذشتہ جنگ عظیم کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں۔ لیکن ان تمام ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور پیغام پہنچ چکا ہے۔ اور وہ سعید روحیں جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ یا احمدیت کی طرف مائل ہیں۔ اب بھی ان علاقوں میں موجود ہیں [illegible] ہی کوئی ایسا علاقہ ہوگا۔ جہاں جماعت احمدیہ نہ پائی جاتی ہو۔ یا کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام وہاں نہ پہنچ چکا ہو۔ چنانچہ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ بفضلہ تعالیٰ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے۔ جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھئے خدا کا کلام کس شان سے پورا ہوا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

آج ساری دنیا میں احمدیہ جماعت کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اور ہندوپاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں قریباً پچاس ہزار احمدی افراد ہیں۔ براعظم افریقہ اور انڈونیشیا میں احمدی آبادی دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔ الغرض ہر رنگ و نسل۔ ملک و قوم۔ طبقہ و سوسائٹی۔ علم و قابلیت اور فن و ہنر کے افراد اس جماعت میں شامل ہیں۔ اور مختلف ممالک کے بیشمار نوجوان مالی قربانیوں کے علاوہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں بھی وقف کر رہے ہیں۔ گویا آج جماعت احمدیہ اور اس کے مرکز کو دنیا میں انٹرنیشنل (بین الاقوامی) پوزیشن حاصل ہے۔ اور دنیا کے مختلف گوشوں میں بسنے والے احمدیوں کے دل اپنے روحانی مرکز (قادیان) سے وابستہ ہیں۔ قریباً ہر زبان میں جماعت کا پریس اور لٹریچر موجود ہے۔ اور جماعت کی علمی۔ مالی اور اقتصادی پوزیشن کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جماعت کی یہ مستحکم پوزیشن اور روز افزوں ترقی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے۔ کیونکہ ایک کاذب اور مفتری کو یہ تائید و نصرت حاصل نہیں ہو سکتی چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائید یں ہوئی ہوں بار بار

چنانچہ مخالفین سلسلہ احمدیہ بھی جماعت کی اس غیر معمولی ترقی اور تبلیغی جدوجہد کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

(۱) مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ ولغویہ باطلہ مردودہ (کذا) پر اندھا دھند آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئے ہیں۔ یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں۔ اور دوسری طرف یورپ میں

تبلیغی رپورٹ ہالینڈ مشن بقیہ صفحہ ۵

امید ہے کہ یہ مجلس ہماری تبلیغ میں بہت ممد ثابت ہوگی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کو اس کے چلانے کی توفیق بخشے۔ اس مجلس میں شامل ہونے والے غیر مسلم آہستہ آہستہ ہمارے خیالات سے متاثر ہو رہے ہیں۔

انفرادی تبلیغ

انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بدستور جاری ہے۔ بہت سے احباب مختلف اوقات میں ہمارے مشن ہاؤس پر تشریف لاتے رہے۔ اور کافی دیر تک پیغام حق سنتے رہے۔ اسی طرح ہمیں بھی مختلف احباب کے ہاں جا کر پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو حلقہ بگوش اسلام کر دے۔ آمین۔

تعلیم اردو

جہاں ہماری جماعت کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ وہاں اردو زبان کی ترقی بھی شروع ہو جاتی ہے۔ ہالینڈ میں اس وقت دس بارہ احباب اردو سیکھ رہے ہیں۔ مولوی ابوبکر صاحب ایوب ا نہیں اردو سکھلانے میں مشغول ہیں۔

رمضان اور ڈچ مسلم

اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے چھ ڈچ مسلم باقاعدہ روزے رکھ رہے ہیں۔ اور قرآن مجید کے درس میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

آخر میں احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس ملک میں جلد از جلد اسلام کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرما دے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت بقیہ صفحہ ۶

پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔ (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

(۲) ایڈیٹر صاحب اخبار "تیج" دہلی فرماتے ہیں۔ کہ:۔

احمدیہ جماعت کا اثر ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہے۔ یورپ و امریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ عرب ایشیا کے تمام حصے غرضیکہ دنیا کا کوئی قابل ذکر ملک نہیں ہے۔ جہاں احمدیہ جماعت کی شاخ یا کم از کم کوئی احمدی کام نہ کر رہا ہو۔ یورپ کے تمام ممالک انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی وغیرہ میں غرضیکہ تمام جگہ ان کے مشن موجود ہیں۔ امریکہ میں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ افریقہ اور عرب کے تپتے صحراؤں۔ مصر اور ایران کے زرخیز متمدن ممالک ترکستان ادشام۔ افغانستان کی خوشنما وادیوں میں غرضیکہ ہر جگہ ان کی کوششیں جاری ہیں۔ اور دن بدن ترقی کر رہی ہیں"۔ (تیج ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

جماعت احمدیہ کا شاندار مستقبل معزز ناظرین! حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس زمانہ میں خدا کے مامور اور مصلح ہیں۔ خدا نے ان کی جماعت کے لئے ایک پودے کی طرح آہستہ آہستہ ترقی کرنا مقدر کر رکھا ہے۔ اور اس جماعت کا مستقبل نہایت ہی روشن اور شاندار ہے۔ چنانچہ جس زندہ خدا نے آپ کو ابتداء میں ترقی و کامیابی کی بشارتیں دی تھیں۔ اور وہ پوری ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اسی زندہ خدا نے آپ کو جماعت کے مستقبل کے متعلق بھی بشارتیں دی ہیں جو انشاء اللہ پوری ہو کر رہیں گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

(ا) "خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولیگا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

(ب) "اے تمام لوگو! سن رکھو۔ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائیگی۔ ......۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

پس مبارک ہے وہ شخص جو مامور ربانی اور مرسل یزدانی کو شناخت کر کے اس پر ایمان لانے کی سعادت

سمندر پار کے خریداران نوٹ فرمائیں

موجودہ شرح ڈاکخانہ کی رُو سے سمندر پار کے پیکٹوں پر چار آنہ فی پیکٹ خرچ آتا ہے۔ اس لحاظ سے قیمت اخبار تیس ۳۰ روپے سالانہ کم ہے۔ یکم مئی ۵۲ء سے قیمت معہ محصولڈاک تینتیس ۳۳ روپے سالانہ ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں

اسلام نے دوسروں پر جبر کے ساتھ اپنے خیالات ٹھونسنے کی ہرگز اجازت نہیں دی

ہنگامہ کراچی کے متعلق روزنامہ "ایوننگ سٹار" کا اداریہ

ہم نہایت سختی سے ان تمام لوگوں کی مذمت کرتے ہیں جو جہانگیر پارک میں غنڈہ گردی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسلام کو خاص نقصان پہنچایا ہے۔ اور پاکستان یا پاکستانیوں کی یک جہتی کو برباد کیا جا رہا ہے۔

فرقہ وارانہ مذہبی اختلافات و فسادات اور بغیر مقصد مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی جان اور مال کی تباہی نے ماضی میں اسلام اور مسلمانوں کو ایک مہیب نقصان پہنچایا ہے اور ایسا رویہ یقیناً ہماری عزیز آزادی کو خطرہ میں ڈال دے گا۔ اسلام نے کبھی بھی اس بات کی اجازت نہیں دی کہ کسی دوسرے پر اپنے خیالات جبر کے ساتھ ٹھونسے جائیں اور متضاد نظریوں کو دلائل اور بات چیت سے حل نہ کیا جائے۔ بد قسمتی سے لوگوں کے ایک طبقے نے تبلیغ کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا اور اسے ایک ثانوی حیثیت دے کر زیادہ زور عوام کے مذہبی جذبات کو بھڑکا کر سیاسی مقاصد حاصل کرنے پر صرف کیا جا رہا ہے۔ سیاسی مصروفیات اس طبقہ کو تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کرنے دیتیں۔ یہ طبقہ دلائل کا جواب تشدد سے دینا چاہتا ہے یہ قابل مذمت ہے اور بدامنی اور قانون شکنی ہرگز برداشت نہیں کیا جانا چاہیئے۔

اب وقت آگیا ہے کہ ایسے آدمیوں میں جو خدا تعالے کا پیغام مذہبی جماعتوں کے پلیٹ فارموں سے عوام کو سمجھاتے ہیں اور ان سیاسی گروہوں میں جو مذہبی پلیٹ فارموں کو اپنے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں امتیاز کیا جائے۔ آخر الذکر لوگ عوام کے مذہبی جذبات کو خطرناک حد تک بھڑکا کر ایسے کام ان سے کراتے ہیں جن سے اسلام اور اس کے ماننے والوں کی عزت پر بٹہ لگتا ہے۔ ایسے لوگوں کو مسلمانوں کو ہرگز کوئی پناہ نہیں دینی چاہیئے۔"

(ایوننگ سٹار کراچی ۱۹ جون ۱۹۵۲ء)

میڈیکل کیس

چند دنوں سے احرار لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی اس تقریر کا بہت چرچا ہے جس میں انہوں نے کہا:-

"اے لوگو! آج سے میں اپنے آپ کو قائداعظم تصور کرتا ہوں۔ یہی نہیں بلکہ احرار کے مرکزی دفتر میں ایک چپڑاسی کا نام بھی قائداعظم ہے ..... اگر حکومت پاکستان میں ہمت ہے تو مجھ پر وہ قائداعظم کی توہین کرنے کے الزام میں مقدمہ چلائے۔" (۳)

(۴) بعض اخبارات اور افراد اس تقریر پر بہت سٹپٹا رہے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ تقریر کسی سیاسی اہمیت کی حامل نہیں۔ البتہ یہ ایک "میڈیکل کیس" ضرور ہے۔ حکومت کی بجائے اس معاملہ کی طرف ڈاکٹروں کو توجہ دینی چاہیئے۔"

(زمیندار ۲۴ جون ۱۹۵۲ء)

چراغ تلے اندھیرا

امریکہ کے کسی رسالے میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک تصویر شائع ہوئی ہے اس پر مسلمانان پاکستان کا مشتعل ہونا لازمی امر تھا۔ چنانچہ احتجاج ہو رہے ہیں اور سنا ہے کہ امریکہ کے پاکستانی سفارت خانے بھی اس تصویر کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ لیکن مجلس احرار اسلام کا اخبار "آزاد" لکھتا ہے کہ دفتر خارجہ پاکستان نے پاکستانی سفارت خانہ کو اس احتجاج پر ڈانٹ پلائی ہے کہ خاموش رہو۔ اسلام کا ٹھیکیدار صرف پاکستان ہی نہیں ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو دفتر خارجہ نے مسلمانان پاکستان کو غلط سمجھا۔ کیونکہ اسلام کا ٹھیکیدار صحیح معنوں میں صرف پاکستان ہی ہے اور عظمت اسلام کو برقرار رکھنے کا جذبہ جس حد تک اس خطہ زمین کے مسلمانوں میں ہے اور کسی ملک کے مسلمانوں میں موجود نہیں۔ ناموس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹنے والے اسی سرزمین میں پیدا ہوئے اور موجود ہیں۔

باقی رہا تصویر کا معاملہ تو جس تصویر کے خلاف احتجاج ہوا وہ امریکہ میں چھپی ہے لیکن میں بتا دوں کہ مجلس احرار اسلام کے "دارالخلافہ" لاہور ہی میں حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے خاندان کی تصاویر بھی مل سکتی ہیں۔ اور تو اور "چراغ تلے اندھیرا" کے مصداق مجلس احرار اسلام کے ایک بڑے ستون الحاج محمد جہانگیر بک ڈپو چوک شہید گنج کی دوکان کے عین سامنے ایک قطعہ فروش کی دوکان پر یہ تصویریں مل سکتی ہیں۔

یہ تصاویر ایران کی چھپی ہوئی ہیں اور ایرانی تاثرین تصاویر کا کوئی ایجنٹ لاہور میں یہ نہایت قابل اعتراض تصاویر دوکانداروں کے ہاتھ بیچتا پھر رہا ہے۔ حکومت امریکہ کے خلاف احتجاج کرنے کی باری تو بعد میں آتی ہے ہمیں پہلے ان حکام کی غفلت شعاری کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے جنہوں نے اس قسم کی تصاویر کو ہمارے ہاں راہ دی۔ کیا حکومت پنجاب اس مسئلہ کی طرف توجہ دے گی؟

(زمیندار ۲۲ جون ۱۹۵۲ء)

مساجد کی تعمیر کیلئے زمیندار احباب کی ذمہ داری

گندم کی فصل سے اس ذمہ داری کو ادا کر دیا جائے

احباب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ میں تفصیل کے ساتھ وہ سکیم پڑھ چکے ہیں جو شوریٰ کے موقعہ پر بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے منظور ہوئی ہے۔ اس سکیم کے مطابق زمیندار احباب کے ذمہ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے۔ اس سے زائد زمین والوں کے لئے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے شرح چندہ مقرر کی گئی ہے۔

مزارع دس ایکڑ سے کم زمین کی صورت میں دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد کی صورت میں ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقوم ادا فرمائیں — چونکہ گندم کی فصل نکل چکی ہے اس لئے زمیندار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالے کے گھر کے قیام کیلئے اس فرض سے جلد سبکدوش ہو کر عنداللہ ماجور ہوں

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے تایا جان ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی مخلصی کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ خاکسار اکرام اللہ خان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (۲) میں کافی عرصہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک حسن محمد سمبڑیالوی الہ آباد ریاست بہاولپور۔ (۳) میں عرصہ سے مرض بواسیر میں مبتلا ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد عبدالحق مجاہد امرتسری احمدیہ مسجد گنج مغلپورہ۔ (۴) میرا بچہ احیاء الدین ایک ماہ سے بمرض ٹائیفائڈ بیمار ہے نہایت لاغر اور کمزور ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ الراقم چراغ الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی حال مردان۔ (۵) میرے بھائی مسعود احمد خاں صاحب جو کہ ایر فورس میں ہیں۔ بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔ احباب ان مشکلات سے رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ سعید احمد 253 آر اے لائن انگل روڈ کراچی۔ (۶) خاکسار کی ہمشیرہ شریفہ بیگم کچھ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ بشیر احمد آہنگر لاہور۔

اعلان دارالقضاء

بمطالبہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال از نواب مسعود احمد خاں صاحب بابت زر فروخت سامان مبلغ ۴۹/۹/۲ روپے کی ڈگری بحق مدعی بخلاف مدعا علیہ دی گئی ہے۔ کہ یہ رقم تین ماہ کے اندر مدعی علیہ ادا کریں۔ چونکہ موخر الذکر کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر وہ اس فیصلہ کو منسوخ کرانا چاہیں۔ تو ایک ماہ تک اس کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ (ناظم دارالقضاء سلسلہ احمدیہ)

ایک غلطی کی تصحیح

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

الفضل ۱۶ جون ۵۲ء میں جو فہرست چندہ امداد درویشاں شائع ہوئی ہے اس میں اہلیہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کوئٹہ کی طرف سے پچیس روپے فدیہ رمضان برائے درویشاں غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ اصل میں یہ فدیہ کی رقم اہلیہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب (پسر حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم سیالکوٹی) کی طرف سے ہے لہٰذا اس غلطی کی تصحیح کی جاتی ہے۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ۶/۲۱/۵۲

برائے مغفرت

میری اہلیہ صاحبہ جمیلہ ۲۰ جون ۱۹۵۲ء کو بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر بروز جمعۃ الوداع وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور پاکیزہ خصائل کی حامل تھیں۔ احمدیت کو قبول کرنے میں نہایت جرأت اور دلیری سے کام لیا۔ اپنے خاندان میں اکیلی ہی احمدی تھیں۔ اور اپنے خاندان کی مخالفت کی پروا نہ کی۔ مرحومہ شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور کی نواسی تھیں۔ تقریباً ۴۴ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی کی طرف رحلت فرما گئیں۔ لاہور میں ان کو امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ لیفٹیننٹ مظفر احمد نسبت روڈ لاہور۔